

# إِنِّي أَنَا الْآخِرُ فِي آذَانِ الْقَبْرِ

اگر آپ کو قبر پر پہنچنے کے بعد پڑھنا ہے تو



میں نے اپنے رب سے کہا  
کہ میں اپنے رب سے کہوں گا

Alahazrat Network  
www.AlahazratNetwork.org

## ایذان الجبر فی اذان القبر<sup>۱۳</sup> (دفن کے بعد قبر پر اذان کہنے کے جواز پر مبارک فتویٰ)

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ دفن کے وقت جو قبر پر اذان کہی جاتی ہے شرعاً جائز ہے یا نہیں، بیّنہ اور جروا۔

### فتویٰ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعل الاذان علما للايمان	تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے جس نے اذان کو ایمان کی
وسبب الايمان وسكينة الجنان ومنفعة	علاست، سبب ایمان، دلوں کا سکون، غموں کا ازالہ
الاحزان ومروضة الرحمن والصلاة	اور رحمان کی رضا کا ذریعہ بنایا، صلاۃ و سلام کا طہ نامہ
والسلام الاتمان الاكملان على من دفع	ہوا اس ذات پر جس کا ذکر اللہ تعالیٰ سنہ ملنے کر دیا اور اس
الله ذكره واعظم قدره في ذكره فان كل	کے مرتبہ کو عظیم کیا چنانچہ ان کے ذکر سے ہر خطبہ اور اذان کو

لحطة واذن وعلى آله وصحبه الذكركين اياه  
مع ذكر مولاه في الحيوة والموت والوجدان  
والنفوت وكل حين وأنّ أشهد ان لا اله الا الله  
المحان المنان وان محمدا عبده ورسوله سيد  
الانس والجان صلى الله تعالى عليه وعلى آله  
وصحبه المرضيين لديه ما أذنّ أذنّ له صوت  
اذن قال الفقير عبد المصطفى احمد رضا  
المحمدي السني الحنفى القادى البكرى البزركى  
سقاوا الحبيب من كاس الحبيب عذبا فسرانا  
وجعله من الذين هم اهل الايمان والصلوة  
والاذن احياء واعوانا آمين الله الحق آمين.

زینت بخشی اور آپ کی آل و اصحاب پر جو موت و حیات،  
و جان و فوت غرضیکہ ہر وقت اپنے رب کریم کے ذکر کے  
ساتھ اپنے آقا کا ذکر کرتے ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ  
اللہ تعالیٰ و مقربان کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور اللہ تعالیٰ  
کے مژدہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ  
بند سے اور رسول ہیں آپ پر اور آپ کی آل پاک اور صحابہ  
کرام پر جو کہ پسندیدہ ہیں وہ اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی رحمت پر  
جب تک کہ ان اذان کی آواز سنتے رہیں، حیدر  
عبد المصطفیٰ احمد رضا محمد بن عثمان قادری برکاتی بریلوی  
دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے حبیب کے عوض کوثر  
سے سیراب کرے اور اسے ان لوگوں میں سے کرے جو موت و حیات  
میں ایمان، نماز اور اذان والے ہیں آمین اللہ الحق آمین

## الجواب

بعض علماء دین نے میت کو قبر میں اتارنے وقت اذان کہنے کو سنت فرمایا، امام ابن حجر مکی و علامہ غیر الملہ و  
الذہبی زلی اساتذہ صاحب درختا طہیر رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا یہ قول نقل کیا،  
اما المسک ففی فتاواه فی شرح الصواب و عارض  
واما الوصلی ففی حاشیة البحر الرائق و  
اور اسے گزور کہنا۔ (د)

حق یہ ہے کہ اذان مذکور فی السؤال کا بولہ یقینی ہے ہرگز شرع مطہر سے اس کی مانعت کی کوئی دلیل نہیں اور جس امر  
سے شرع منع فرمائے اصلہ ممنوع نہیں ہو سکتا قائلین ہوا کہ اسے ایسی حد تک نافذ کرنا کہ جو حد تک مانعت ہو و لکن شرعیہ  
سے اپنا دعویٰ ثابت کرے پھر بھی مقام تبرئ میں آکر فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ بدلائل کشیدہ اس کی اصل شرع مطہر سے  
نکال سکتا ہے جنہیں بقانون من غرہ اسانہ سوال تصور کیجئے قائل و باللہ التوفیق و بہ الوجہ الہی  
دریہ التحقیق۔

دلیل اول وارد ہے کہ جب بندہ قبر میں رکھا جاتا اور سوالیہ کیریں ہوتا ہے شیطان جہنم ذکر اللہ غفور و رحیم

صدقہ اپنے مجرب کویم علیہ افضل الصلوة والسلام کا ہر مسلمان مرد و زن کو حیات و ممات میں اس کے بڑے محنت و رکھے وہاں بھی غل انا از ہوتا اور جواب میں بسکات ہے و العیاذ بوجه العزیز الکریہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ امام ترمذی محمد بن علی نوادر الاصول میں امام اجل سفین ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں،

اذا شئنا ان نزل علیک الشیطان فی صورت  
فی شیئ من نفسہ ای انارک فلفہ ذلک و وہ سوال  
التثبیت لہ حین یسئل۔  
یعنی جب مڑے سے سوالی ہوتا ہے کہ تیرا رب کون ہے؟  
شیطان اس پر ظاہر ہوتا اور اپنی طرف اشارہ کرتا ہے  
یعنی میں تیرا رب ہوں اس لیے حکم آیا کہ قیمت کے لیے  
جواب میں ثابت قدم رہنے کی دعا کریں۔ (د)

امام ترمذی فرماتے ہیں،

ورویہ من الاخبار قول النبی صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم عند ذلک البیت اللہم اجرہ من  
الشیطان فلا یکن للشیطان هناک سبیل  
ماہ عاصی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بذلک۔  
یعنی وہ حدیثیں جو اس کی توفید میں ہیں وار د کہ حضور اقدس  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حکایت کو دینی کرتے وقت دعا فرما  
اللہ ای سے شیطان سے بچا۔ اگر وہاں شیطان کا کچھ  
دلیل نہ ہوتا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دعا  
کیوں فرماتے۔ (د)

اور صحیح حدیث سے ثابت کہ اذان شیطان کو دین کرتی ہے، صحیح بخاری و صحیح مسلم و غیرہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،  
اذا اذن المؤمن اذین الشیطان ملہ حصاص یک  
جب توفی اذان کہتا ہے شیطان پیٹ پیٹ کر گزند ناں  
بھاگتا ہے۔ (د)

صحیح مسلم کی حدیث جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے واضح کہ چھتیس میل تک بھاگ جاتا ہے۔ اور خود حدیث میں حکم آیا جب  
شیطان کا کھٹکا ہو فوراً اذان کہو کہ وہ دفع ہو جائے گا أخرجه الاصحاح ابو القاسم سلیمان بن احمد  
ملہ نوادر الاصول فی معرفۃ احادیث الرسول الاصل التاسع والاربعون والما ثمان م مطبوعہ ارصادیہ بیروت ص ۳۲۳  
ملہ " یہ دونوں حدیثیں اعلیٰ حضرت نے بالکسفی نقل کی ہیں اس لئے الفاظ میں کافی تغیر و تبدل ہے، پہلی عبارت  
درست کو دیکھتے ہیں دوسری عبارت اس طرح ہے، فلا یکن للشیطان هناک سبیل ما کان لیس لہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم بان یجرہ من الشیطان۔

تک و کذا الصریح مسلم باب فضل الاذان و ہرب الشیطان عند سماعہ  
ش مجملہ اوسط حدیث نمبر ۳۳۲۷  
۱۶۷/۱ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی  
۲۱۰/۸ مکتبہ المعارف الریاضی

الطبرانی فی الأوسط معاجیہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اسے امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی نے  
المجم الاوسط میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ ت)، ہم نے اپنے رسالہ نسیم الصبا فی  
ان الاذان یحول الوفا (صبح کی خوشگوار ہوا اس بارے میں کہ اذان سے دیا دُور ہوجاتی ہے۔ ت) میں اس  
مطلب پر بہت احادیث نقل کیں، اور سب ثابت ہوئی کہ وہ وقت عیناً اذان باللہ یا غلٹ شیطان لعین کا ہے اور  
ارشاد نبوی کریم شیطان اذان سے بھاگتا ہے اور اس میں مکمل آ یا کہ اُس کے دفع کو اذان کہو تو یہ اذان خاص حدیثوں سے  
مستنبط بلکہ میں ارشاد شریع کے مطابق اور مسلمان بھائی کی عمدہ لہذا و اعانت ہوئی جس کی خوبیوں سے قرآن حدیث  
بالا مال۔

**دلیل دوم** امام احمد و طبرانی و بیہقی حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی :  
قال لادفن سعد بن معاذ (نراد فی روایۃ) یعنی سب سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دفن ہو چکے  
وسوی علیہ سببہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و سببہ الناس معہ طویلا ثم کسبر و اور قبر درست کر دی گئی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیر  
کبر الناس ثم قالوا یا رسول اللہ سبحت (نراد تک سبحان اللہ سبحان اللہ فرماتے رہے اور صحابہ کرام  
فی روایۃ) ثم کبرت قال لقد تضایق علی بھی حضور کے ساتھ کہتے رہے پھر حضور اللہ اکبر اللہ اکبر  
هذا الرجل الصالح قبرہ حتی طرح اللہ تعالیٰ فرماتے رہے اور صحابہ بھی حضور کے ساتھ کہتے رہے پھر  
عنہ علی صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! حضور اول کسی پھر کہیہ  
اُس کی قبر تنگ ہوئی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے وہ تکلیف اُس سے دُور کی اور قبر کشادہ فرمادی۔ (ت)

علا مرتبہ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں :  
ای ما زلت اکبر و تکبر عن واسبہ و قسبحون  
حق فرجہ اللہ آہ  
یعنی حدیث کے معنی یہ ہیں کہ برابر میں اور تم اللہ اکبر اللہ اکبر  
سبحان اللہ سبحان اللہ کہتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ  
نے اُس تنگی سے انہیں نجات بخشی۔ (ت)

**اقول** اس حدیث سے ثابت ہوا کہ خود حضور اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میت پر آسانی کے لیے  
بعد دفن کے قبر پر اللہ اکبر اللہ اکبر بار بار فرمایا ہے اور یہی نکر مبارکہ اذان میں چھ بار سب تو میں سنت نبویؐ انبیا سے

کہ اذان میں اس کے ساتھ اور کلمات طیبات زائد ہیں سو ان کی زیادت نہ معاذ اللہ کچھ مقررہ اس امر مستنون کے خلاف  
بلکہ زیادہ مفید و مزید مقصود ہے کہ رحمت الہی آثار نے کے لیے ذکر خدا کرنا تھا، دیکھو یہ بعینہ وہ مسلک نہیں ہے جو زیادہ  
تبلیغ اجلہ صحابہ عظام مثل حضرت امیر المؤمنین عمرو حضرت عبداللہ بن عمرو حضرت عبداللہ بن مسعود و حضرت اہرام  
حسن مجتہد و غیر ہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم جمیع کے طوطا ہوا اور ہمارے اللہ کلام نے اختیار فرمایا، ہا یہ میں ہے۔

لا ینبغی ان یخل بشئ من هذه الکلمات لانه  
هو المنقول فلا یقص منه ولو زاد فیہا جاز  
لان المقصود التثانی و اظهار العبودیۃ فلا  
یمنع من الزیادۃ علیہ امر مختصا۔

یعنی ان کلمات میں کسی نہ چاہئے کہ کسی نبی صلی اللہ علیہ  
وسلم سے منقول ہیں تو ان سے گھٹائے نہیں اور اگر  
بڑھائے تو جائز ہے کہ مقصود اللہ تعالیٰ کی تعریف اور اپنی  
بندگی کا اظہار کرنا ہے تو اس کے زیادہ کرنے سے مانعت  
نہیں امر مختصا (مت)

فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ اپنے رسالہ صفائح الاحبب فی کون الصحاح بکفی الیدین وغیرہ رسائل میں اس مطلب  
کی قدر سے تفصیل کی۔

**دلیل سوم** بالاتفاق سنت اور حدیثوں سے ثابت اور فقہ میں مثبت کمریت کے پاس حالت نزع میں  
کہ طیب لا الہ الا اللہ کہتے رہیں کہ اُسے کن کر یا د ہو حدیث متواتر میں ہے حضور اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،  
لنعموا موتا کھولا الہ الا اللہ (اپنے مردوں کو لا الہ الا اللہ سکھاؤ)

رواہ احمد و مسلم و ابوداؤد و الترمذی، نسائی اور ابن ماجہ  
النسائی و ابن ماجہ عن ابی سعید الخدری  
و ابن ماجہ کمسلم عن ابی ہریرۃ و کانسانی عن  
ام المؤمنین عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیا کرتے،

اب جو نزع میں ہے وہ مجاز امر ہے اور اُسے کلمہ اسلام سکھانے کی حاجت کہ بول اللہ تعالیٰ خاتمہ اسی پاک  
کلمہ پر اور شیطان لعین کے بھگانے میں نہ آئے اور جو دنی ہو چکا حقیقتہً مردہ ہے اور اُسے بھی کلمہ پاک سکھانے  
کی حاجت کہ بولن اللہ تعالیٰ براہ یا د ہو جائے اور شیطان برہم کے بھگانے میں نہ آئے اور بیشک اذان میں

یہی کہ لا الہ الا اللہ تہی مکرر ہو و لکھ اس کے تمام کلمات جواب تکیری جاتے ہیں ان کے سوال میں ہیں من ربہ  
 تبارک کو ہے؟ مآذینک تیرا دین کیا ہے؟ مآذینک تقول فی هذا الرجل تو اس مرد یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم کے باب میں کیا اعتقاد رکھتا تھا؟ اب لہذا ان کی ابتداء میں اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر  
 لا الہ الا اللہ اشہدان لا الہ الا اللہ اور آخر میں اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ سوال من ربک کا  
 جواب سکھائیں گے ان کے سننے سے یاد آئیگا کہ میرا رب اللہ ہے اور اشہدان محمد رسول اللہ اشہدان  
 محمد رسول اللہ سوال مآذینک تقول فی هذا الرجل کا جواب تعلیم کریں گے کہ میں انہیں اللہ کا رسول جانتا تھا  
 اور حق علی الصلوة ہی علی الفلاح جواب مآذینک کی طرف اشارہ کریں گے کہ میرا دین وہ تھا جس میں نماز رکعتیں  
 ہے کہ الصلوة عماد الدین ہے تو بعد دینی اذان دریا میں ارشاد کی تعمیل ہے جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیث  
 صحیحہ میں مذکور میں فرمایا، آپ یہ کلام سناج مرتبی و متعین اموات کی طرف منبر ہوگا فقیر غفر اللہ تعالیٰ خاص اس سلسلہ میں  
 کتاب ہبوط مسیح بھیاۃ الموات فی بیان سماع الا موات تحریر کر چکا جس میں بھتہ حدیثوں اور پسنے چار اقوال  
 اللہ زوی و علمائے کا ملین و خود بزرگان تکبری سے ثابت کیا کہ مردوں کا سننا دیکھنا بھنا قطعاً حق ہے اور اس پر  
 اہل سنت و جماعت کا اجماع قائم اور اس کا انکار نہ کرے گا مگر غرضی مایل یا معاند مصلیٰ اللہ اسی کی چند فضول میں بحث تفتیش  
 بھی صاف کر دی یہاں اس کے اعادہ کی حاجت نہیں۔

دلیل چہارم ابو بکر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 فرماتے ہیں،

اطفؤا النور بقی بالتکبیر (آگ کو تکبیر سے بجھاؤ)

ابن عمری حضرت عبد اللہ بن عباس اور وہ اور ابن السنی وابن عساکر حضرت عبد اللہ بن عمر بن عاص  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،  
 اذا رايتہم الحدیث فکبروا فانہ یطفئ النار  
 جب آگ دیکھو اللہ اکبر اللہ اکبر کی بکثرت تکرار کرو  
 وہ آگ کو بجھا دیتا ہے۔

۲۵ ص	مطبوعہ محبتاتی دہلی	۱۵ مشکوٰۃ المصابیح الفصل الثانی من اثبات عذاب القبر
۲۸۴/۷	مکتبۃ القراءۃ الاسلامیہ بیروت	۱۶ کنز العمال فی سنن الاقوال و الافعال کتاب الصلوة
۲۵۹/۹	مکتبۃ المعارف بیاض	۱۷ بحیث نمبر ۸۵۶۲
۱۴۶۹/۲	مکتبۃ اثیریہ ساکنہ دہلی	۱۸ الکافی فی الضعفاء الرجال از من اسم عبد اللہ بن لہیعہ

علامہ راوی تیسرے شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں،

فکبروا ای قولوا اللہ اکبر اللہ اکبر وکودہ کثیراً "فکبروا" سے مراد یہ ہے کہ اللہ اکبر اللہ اکبر کثرت کے ساتھ بار بار کہو۔ (ت)

مولانا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری اُس حدیث کی شرح میں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبر کے پاس دیر تک اللہ اکبر اللہ اکبر فرماتے رہے، لکھتے ہیں،

التکبیر علی هذا لاطفاء الغضب الا للهی ولهذا ورد استجاب التکبیر عند رزویۃ الغصیری۔  
ابیر اللہ اکبر اللہ اکبر کہنا غضب الہی کے بجھانے کو ہے و لہذا آگ لگی دیکھ کر دیر تک تکبیر متحب ظہری۔

وسیلۃ النجاة میں حیرۃ الفتن سے منقول،

حکمت و تکبیر آفت بر اہل گورستان کی رسول علیہ السلام فرمودہ است اذا ذابتم الحریق فکبروا چون آتش در جائے آفت و از دست شارب نیاید کہ بشاید تکبیر گویند کہ آتش بر پرت اک تکبیر زود نشیند چون مذاب قبر آتش ست و دست شاربان نرسد تکبیر میاید گفت ہموگان از آتش و ذاب غلامیاید۔  
اہل قبرستان پر تکبیر کہنے میں حکمت یہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے "اذا ساء لکم الحریق فکبروا" یعنی جب تم کسی جگہ آگ میں جکتی ہوئی دیکھو اور تم اسے بجھانے کی طاقت نہ رکھتے ہوں، تو تکبیر کہو کہ اس تکبیر کی برکت سے وہ آگ ٹھنڈی ہو جائے کہ چونکہ مذاب قبر بھی آگ کے ساتھ ہوتا ہے اور اسے تم اپنے ہاتھ سے بجھانے کی طاقت نہیں رکھتے لہذا اللہ کا نام ورد تکبیر کہو، تاکہ فوت ہونے والے لوگ دوزخ کی آگ سے خلاصی پائیں (ت)

یہاں سے بھی ثابت کہ قبر سلم پر تکبیر کہنا فرودست ہے کرہ اذان بھی قطعاً سنت پر مشتمل اور زیادات مفیدہ کا مانع نہ ہوتا نیز دلیل دوم سے ظاہر۔  
سنت ذہبنا تقریر دلیل دوم سے ظاہر۔

دلیل چہم ابن ماجہ و بیہقی سید بن مسیب سے راوی،

قال حضرت ابن عمر فی جنازہ فلما وضعہا فی یعنی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے

سلف التیسرے شرح جامع الصغیر نیز صریح مذکور  
کتابہ امام شافعی ریاض سعودیہ ۱۰۰/۱  
کتابہ مفتاح المعانی شرح مشکوٰۃ المصابیح الفصل الثالث من باب اثبات مذاب القبر کتابہ ادویہ ملتان ۲۱/۱  
کتابہ وسیلۃ النجاة



اللہ تعالیٰ بسم اللہ وفي سبيل الله فلما اخذ  
في تسوية اللحد قال اللهم اجرها من الشيطان  
ومن عذاب القبر ثم قال سمعته من رسول  
الله صلى الله تعالى عليه وسلم هذا المختصر  
ساعتہ ایک جنازہ میں حاضر ہوا حضرت عبداللہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ نے جب اُسے لحد میں رکھا کہا بسم اللہ و  
فی سبیل اللہ جب لحد برابر کرنے لگے کہا الہی! اسے  
شیطان سے بچا اور عذاب قبر سے امان دے، پھر  
فرمایا میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا۔

امام ترمذی حکیم قدس سرہ الحکم بستانہ قدس سرہ تالیفی سے روایت کرتے ہیں،  
کا تروا الیست حیون اذا وضع الميت فی اللحد ان  
يقولوا اللهم اعذه من الشيطان الرجيم۔  
یعنی صحابہ کرام یا تابعین عظام متحبب جانتے تھے کہ  
جب میت لحد میں رکھا جائے تو دعا کریں الہی! اسے  
شیطانِ رجیم سے بچا دے۔

ابن ابی شیبہ اساتذہ امام بخاری و مسلم اپنے مصنف میں فقیر سے راوی،  
کا تروا الیست حیون اذا وضع الميت ان يقولوا بسم  
الله وفي سبيل الله وعلى ملته رسول الله اللهم  
اجره من عذاب القبر وعذاب النار ومن شر  
الشيطان الرجيم۔  
مستحب جانتے تھے کہ جب میت کو دفن کریں تو  
کہیں اللہ کے نام سے اور اللہ کی راہ میں اور رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قوت پر الہی! اسے  
عذابِ قبر و عذابِ دوزخ اور شیطانِ ملعون کے  
شر سے بچا دے۔

ان حدیثوں سے جس طرح یہ ثابت ہوا کہ اس وقت مہاذبا اللہ شیطانِ رجیم کا دخل ہوتا ہے یعنی یہ بھی  
واضح ہوا کہ اُس کے دفع کی تدبیر سنت ہے کہ دعا نہیں مگر ایک تدبیر اور احادیث سابقہ دلیل اول سے واضح کہ  
اذا انزل شیطان کی ایک عمدہ تدبیر ہے قریب بھی مقصود شارح کے مطابق اور اپنی نظیر شرعی سے موافق ہوتی  
ولیل ششم ابو داؤد و حاکم و بیہقی امیر المؤمنین عثمانی غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے راوی،  
كان النسبي صلى الله تعالى عليه وسلم اذا  
فرغ من دفن الميت وقف عليه قال استغفروا

حنوزا قدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دفن میت  
سے فارغ ہوتے قبر پر وقوف فرماتے اور ارشاد

لے سنن ابن ماجہ باب ما جاء فی ادخال الميت القبر  
سے غرار الاصول فی معرفۃ احادیث الرسول الفصل التاسع والاربعون مطبوعہ دار صادر بیروت ص ۳۲۳  
سے المصنف ابن ابی شیبہ ما تروا اذا وضع الميت فی قبره  
مطبوعہ ادارۃ القرآن العلوم الاسلامیہ کراچی ۳۲۹/۲



بحوالہ النبی و غیر النبی و قادی علیگری سے نقل کیا کہ قر کے پاس کھڑے ہو کر دعا سنتے سے ثابت ہے اور براہِ بزرگی  
اتنا دجا کہ اذان خود دعا بلکہ بہتری دعا ہے کوٹا ذکر الہی ہے اور ہر ذکر الہی دعا۔ قرہ بھی اسی سنت ثابت کی  
ایک فرد ہوئی پھر سیت مطلق سے کراست فرد پر استدلال عجیب تماشا ہے، موعود علی قاری علیہ رحمۃ اباری  
مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں،

کل دعا ذکر و محفل ذکر دعا (ہر دعا ذکر ہے اور ہر ذکر دعا ہے)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

افضل الدعاء الحمد لله (سب دعاؤں سے افضل دعا الحمد ہے)

اخرجه الترمذی وحسنہ والنسائی واجتہا والحاکم وصحیحہ عن جابر بن عبد اللہ  
ابو تریذی نے روایت کر کے حسن قرار دیا، نسائی،  
ابو حیان اور حاکم نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہما سے روایت کر کے صحیح قرار دیا ہے (ت)  
مجموع میں ہے ایک سفر میں لوگوں نے با و اذینہ اللہ اکبر اللہ اکبر کہنا شروع کیا نبی صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے فرمایا،

اے لوگو! اپنی باتوں پر نرمی کرو انکو کلامِ حق نہ کہ تلاوتِ کتاب انکم تدعون سبیحاً بعبیدنا  
(تم کسی بہرے یا غائب سے دعا نہیں کہتے سبیح بعبیر سے دعا کرتے ہو)

دیکھو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی تعریف اور خاص کر اللہ اکبر کو دعا فرمایا تو اذان کے  
بھی ایک دعا اور فرمستوی ہونے میں کیا شک رہا۔

دلیل مقصود یہ تو واضح ہو گیا کہ بعدِ وفات میت کے لیے دعا سنت ہے

اور ملتا فرماتے ہیں آداب دعا سے ہے کہ اسی سے پہلے کوئی عمل صالح کرے، امام شمس الدین محمد  
بن الجوزی کی حسن حصین شریف میں ہے،

آداب الدعاء منها تقديم عمل صالح و ذکرہ  
اور ذکر الہی مشکل وقت میں خود کرنا چاہئے سلم  
عند الشدة و حرۃ۔

ترمذی، البراد و۔ (ت)

مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح الفصل الثانی فی باب التبیح الا مطبوعہ مکتبہ امدادیہ طمان ۱۱۲/۵

سک جامع الترمذی باب ما جاء من دعوة المسلم مستجاباً مطبوعہ آفتاب عالم پریس لاہور ۱۴۴/۶

سلم الصریح سلم باب خفض الصوت بالذکر قادی کتب خانہ کراچی ۳۴۶/۲

سک حسن حصین آداب الدعاء نوٹاکشور لکھنؤ ص ۱۳

علامہ علی قاری ترجمین میں فرماتے ہیں، یہ ادب حدیث نبوی کریم صریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و ابن حبان نے روایت کی، ثابت ہے اور شک نہیں کہ اذان بھی مثل صالح ہے تو دُعا پر اُس کی تقدم مطابق مقصود و سقت ہوئی

**دلیل ہشتم** رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

ثُمَّ انْكَرَ كَاتِبُ الدُّعَاءِ عَنْهُ الْمَدَادَ وَحَتَمَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ

اخرجه ابوداؤد و ابن حبان و الحاكم بسند صحيح عن سهل بن سعد الساعدي رضي الله تعالى عنه .

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،

اذ تَادَى الصَّوَادَى فَتَحَتْ ابْوَابُ السَّمَاءِ وَ اسْتَجِيبَ الدُّعَاءُ .

جب اذان دینے والا اذان دیتا ہے آسمان کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور دعا قبول ہوتی ہے۔

اخرجه ابويعلى و الحاكم عن ابي امامة الباهلي و ابوداود الطيالسي و ابويعلى و الهيثم في المختار بسند حسن عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنهم .

یہ روایت ابو یعلیٰ اور حاکم نے حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کی اور ابوداؤد طیلانی اور یحییٰ اور ضیاء الدین نے الحنفیہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سند صحیح کے ساتھ بیان کی ہے (ت)

ان حدیثوں سے ثابت ہو کہ اذان اسباب اجابت دعا سے ہے اور یہاں دعا شارع محل و ملاک مقصود قرأُس کے اسباب اجابت کی تحصیل قطعاً محمود۔

**دلیل نہم** حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

يَغْفِرُ اللَّهُ لِلْمُؤَذِّنِ مِثْقَالَ أُذُنَيْهِ إِذَا تَعَلَّمَ وَيَسْتَعْفِلُهُ اذان کی آواز جہاں تک جاتی ہے مؤذن کے لیے



**دلیل دہم** اذان ذکر الخیا اور ذکر الہی واضح عذاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :  
 ما من شیء اوجب من عذاب اللہ من ذکر  
 کوئی چیز ذکر خدا سے زیادہ عذاب خدا سے نجات  
 بخشنے والی نہیں۔

رواہ الامام احمد عن معاذ بن جبل و ابن  
 ابی الدنیا و البیهقی عن ابن عمر رضی اللہ  
 عنہما امام احمد نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہ سے اور ابن ابی الدنیا اور البیهقی نے حضرت  
 عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے۔

اور خود اذان کی نسبت وارد ہوا کہی جاتی ہے وہ جگہ اُس دی عذاب سے مامون ہو جاتی ہے طبرانی  
 معاجم شریف میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور راقہ میں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :  
 اذا اذن فی قریۃ امتنا اللہ من عذابہ فی ذلک  
 جب کسی بستی میں اذان دی جائے تو اللہ تعالیٰ اس  
 دیوں کو شاہدہ عنہ فی الکبیر من حدیث  
 دن اسے اپنے عذاب سے امن دے دیتا ہے  
 اور اس کی شاہدہ روایت ہے جو محکم کبیر میں حضرت  
 معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے (ت)

اور بیشک اپنے ہی مسلمان کے لیے ایسا عمل کرنا عذاب سے نجاتی ہو شائع جلی و علا کو محبوب و  
 مرغوب، مولانا علی قاری رحمہ اللہ اپنی شریعہ میں العلم میں قرآن پڑھنے اور تسبیح و دعا سے رحمت و  
 مغفرت کرنے کی وصیت فرما کر لکھتے ہیں،

فان الاذکار کلها نافعة له فی ثلاث الدار (کو ذکر جس قدر میں سب میت کو قریم نفع بخشنے ہیں۔ ت)  
 امام بدر الدین محمود عینی شریعہ بخاری میں زیر باب موطا الحدیث عند القبر فرماتے ہیں،  
 واما مصلحة الميت فمثل ما اذا اجتمعوا میت کے لیے اس میں مصلحت ہے کہ مسلمان اُس کی

سلفہ منہ احمد بن حنبل مرویات معاذ بن جبل مطبوعہ دار الفکر بیروت ۲۳۹/۵  
 نوٹ : ابن ابی الدنیا اور البیهقی کے الفاظ عبد اللہ ابن عمر سے یوں ہی مروی ہیں جبکہ احمد بن حنبل کے الفاظ معاذ بن جبل  
 سے یوں مروی ہیں، ما عمل آدمی علا قدر انہی له من عذاب اللہ من ذکر اللہ الخ

سلفہ المعجم الکبیر مرویات انس بن مالک حدیث ۴۶ مطبوعہ المكتبة الفیصلیہ بیروت ۲۵۴/۱  
 سلفہ شرح عین العلم لملا علی قاری عین العلم الباب الثامن فی صحبتہ و التوفیق مطبوعہ مکتبہ پرنس لاہور ص ۳۲۰  
 مطبوعہ مطبعہ اسلامیہ لاہور ص ۱۶۶

عندہ لقراءة القرآن والذکر فانت الیقین  
یلتفت بہ

قرآن کے پاس جمع ہو کر قرآن پڑھیں و ذکر کریں کہ میت کو  
اس سے نفع ہوتا ہے (ت)  
یاد رکھو اذان و ذکر محبوب نہیں یا مسلمان بھائی کہ نفع ملنا شرعاً مرغوب نہیں۔  
وہیل یا تو ہم اذان و ذکر سے پہلے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور ذکر سے پہلے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
باعث نزول رحمت۔

اولاً حضور کا ذکر عین ذکر خدا ہے امام ابن عطاء اللہ رحمہ اللہ کا مافی یاض وغیرہا ائمہ کرام تفسیر قرآن تعالیٰ و درفتنا  
لک ذکر میں فرماتے ہیں،

جعلک ذکر آمن و ذکر، فمن ذکرک فقد  
ذکر فی

اور ذکر الہی باسبب رحمت اترنے کا باعث، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحیح حدیث میں  
ذکر کرنے والوں کی نسبت فرماتے ہیں،

حقهم المذکرة و غشيتهم الرحمة و نزلت  
عليهم السکينة

رواہ مسلم و الترمذی عن ابی ہریرۃ و ابی سعید  
رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

ثانیاً ہر محبوب خدا کا ذکر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے امام سفین بن عیینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں،  
عند ذکر الصالحین تنزل الرحمة (نیکیوں کے ذکر کے وقت رحمت الہی اترتی ہے)

ابو جعفر بن محمد نے ابو عمرو بن بکیر سے اسے بیان کر کے فرمایا، فوسل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
و سلمہ رأس الصالحین (تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو سب صالحین کے سر وار ہیں)

سہ عمدة القاری شرح البخاری باب معرفة الحديث عند القهر  
سہ انظر ان ۴/۹۳

سہ فیم اریاض شرح الشارح زید آیت مذکور  
سہ صحیح مسلم باب فضل الاجتماع علی تلاوت القرآن الخ

سہ اتحاف اسادة المتقین الفایة الثانیة الخ بالعلی بن سلیمان المعاصی  
سہ اتحاف اسادة المتقین الفایة الثانیة الخ بالعلی بن سلیمان المعاصی

۱۲۵/۱

۳۴۵/۲

۳۵۰/۳

۳۵۱/۴

مطبوعہ دار الفکر بیروت

قدیمی کتب خانہ کراچی

مطبوعہ دار الفکر بیروت





عن فخر عن مسند مکرمة فخر الله عنه بها  
 مکرمة من مکرمة يوم القيمة - رواه الشيخان  
 واهود اذ عرفت ابن عمر رضي الله تعالى  
 عنهما -  
 حاجت اُتی فرماتا ہے اور جو کسی مسلمان کی تکلیف دور  
 کرے اللہ تعالیٰ اس کے عوض قیامت کی مصیبتوں  
 سے ایک مصیبت یا سب سے دور فرمائے گا۔ اسے بخاری و مسلم  
 اور ابوداؤد نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہما سے روایت کیا ہے۔

**دلیل سیروم** مسند القوادس میں حضرت جناب امیر المؤمنین مولیٰ المسلمین سیدنا علی مرتضیٰ  
 کرم اللہ تعالیٰ و جہرا اکرم سے مروی،

قال رأی الغیبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 حزینا فقال یا ابن ابی طالب انی اراک حزینا  
 فسر بعض اهلک یؤفف فی اذنک فانه روا الہم  
 یعنی مجھے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
 غمگین دیکھا ارشاد فرمایا: اے علی! میں تجھے غمگین  
 پاتا ہوں اپنے کسی گھر والے سے کہہ کر تیرے کان میں  
 اذان کے اذان غم و پریشانی کی داغ ہے۔

مولیٰ علی اور مولیٰ علی تک جس قدر اس حدیث کے راوی ہیں سب نے ذیابا فی حدیثہ فوجدتہ کذلک (ہم  
 نے اسے تجربہ کیا تو ایسا ہی پایا) دیکھ اس حدیث کا فی الصراۃ (اس کا تذکرہ حافظ ابن حجر نے کیا جیسا  
 کہ مرقات میں ہے۔ ت) اور غرر معظم اور بعد ثمن سے بھی ثابت کثرت اُس وقت کیسے حزن و غم کی حالت میں  
 ہوتا ہے غم کو خاص جہاد اللہ اکابر ادیانہ جو مرگ کو دیکھ کر ہرجا بھیب جہا علی حاقہ (خوش آمدید  
 اس محبوب کو جو بہت دور سے آیا۔ ت) فرماتے ہیں تو اس کے ذریعہ غم دالم کہنے لگے اگر اذان سننا فی جملہ کیا معذور  
 شرعی لازم آئے حاشا نہ بلکہ مسلمان کا دل خوش کرنے کے برابر اللہ عزوجل کو فرائض کے بعد کوئی عمل محبوب نہیں۔  
 طبرانی معجم کبیر وجم واسطہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 وسلم فرماتے ہیں:

ان احب الاعمال الی اللہ تعالیٰ بعد الفرائض  
 ادخالی السور علی المسلمین  
 یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک فرائض کے بعد سب اعمال  
 سے زیادہ محبوب مسلمان کو خوش کرنا ہے۔

۱/۳۳ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی  
 ۲/۱۳۹ - مکتبہ اذہار طحا  
 ۱۱/۴۱ - مکتبۃ الفیض علیہ بیروت  
 باب لا یظلم المسلم المسلم من ابواب المظالم  
 باب الاذان  
 ۱۱/۴۹ - حدیث ۱۱۰۴۹  
 ۱۱/۴۱ - مکتبۃ الفیض علیہ بیروت

انہی دونوں میں حضرت امام ابن ابی شامہ سنیہ حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

ان موجبات المغفرة اذ خالفك المسود على اخيك المسلم۔  
بیشک موجبات مغفرت سے ہے تیرا اپنے بھائی مسلمان کو خوش کرنا۔

وہیل چہار دہم قال اللہ تعالیٰ،  
یا ایہا الذین آمنوا اذکروا اللہ ذکر کثیراً۔  
اسے ایمانی والو! اللہ کا ذکر کرو بکثرت ذکر کرنا۔

حضرت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،  
اکثروا ذکر اللہ حق یقولوا یحییون بہ  
اخرجہ حمد و ابو یعلیٰ و ابن جان و الحاکم  
و البیہقی عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ  
عنه صحیحہ الحاکم و حسنة العاطفان مجر۔  
اللہ کا ذکر اس درجہ ذکر بکثرت کرو کہ مجنون بتائیں  
اسے احمد ابو یعلیٰ، ابی جہاں، حاکم اور بیہقی نے صحیح  
ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے  
حاکم نے اسے صحیح اور حافظ ابن حجر نے حسن قرار  
دیا ہے۔ (ت)

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،  
اذکروا اللہ عند کل حجر و شجر۔  
اخرجہ الامام احمد فی کتاب الزہد و  
الطبرانی فی الکبیر عن معاذ بن جبل رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ بسند حسن۔  
ہر سنگ و شجر کے پاس اللہ کا ذکر کرو۔  
اسے امام احمد نے کتاب الزہد اور طبرانی نے المعجم الکبیر  
میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سننے کی  
کے ساتھ روایت کیا (ت)۔

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں،  
لم یفرض اللہ علی عباده فی یضہ الا جعل  
لہا حدا معلوما ثم عذر اهلہا فی حال  
اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کوئی فرض مقرر نہ فرمایا  
مگر یہ کہ اس کے لیے ایک حد معین کر دی پھر عذر کی

سے امجد الکبیر مرویات حسن بن علی حدیث ۲۷۳۱ و ۲۷۳۸ مطبوعہ المکتبۃ الفصیلہ بیروت ۳/۸۵۸  
سے الفرقان ۳۱/۳۲

سے منہ احمد بن حنبل میں مستند ابی سعید الخدری  
سے المعجم الکبیر مرویات معاذ بن جبل حدیث ۳۳۱  
مطبوعہ دار الفکر بیروت ۳/۶۸۷  
المکتبۃ الفصیلہ بیروت ۳/۱۵۹



شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ لکھتے ہیں کہ مشکوٰۃ میں زیر حدیث امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فقیر نے دلیل ششم میں ذکر کی، فرماتے ہیں،

قد سمعت عن بعض العلماء انه يستحب ذكر  
یعنی تحقیق میں نے بعض علماء سے سنا کہ دفن کے بعد قبر کے  
مسئله من المسائل الفقهية۔  
پاس کسی مسئلہ فقہ کا ذکر مستحب ہے۔

اشھد لکھتے ہیں کہ مشکوٰۃ میں اس کی وجہ فرماتے ہیں کہ باعث نزول رحمت است (نزول رحمت کا  
سبب ہے۔ ت) اور فرماتے ہیں، مناسب حال ذکر مسئلہ فرائض است (ذکر مسئلہ فرائض مناسب حال  
ہے۔ ت) اور فرماتے ہیں، اگر تخم سترگن کنند لوی و افضل باشد اگر قرآن پاک ختم کریں تو یہ اولیٰ و  
بہتر ہے۔ ت) جب علماء کو ام نے حکایات اہل جہاد کے کہ حاتین و فتح قرآن و بیان مسئلہ فقیہ و ذکر  
فرائض کو مستحب ٹھہرایا حالانکہ ان میں بالخصوص کوئی حدیث وارد نہیں بلکہ وجہ صرف وہی کہ میت کو نزول رحمت کی  
حاجت اور ان کا حشر میں سے نزول رحمت تو اذان کے بشیادت احادیث موجب نزول رحمت و ولج عذاب ہے کیونکہ  
باز جبکہ مستحب نہ ہوگی۔

بلکہ اللہ پر بندہ و پیغمبر میں کہ چند ساعت میں فیضِ تہذیب سے طلب فقیر پر فائض ہوگی ناظر منصف  
ہماتے گا کہ ان میں اکثر تو محض استسراج فقیر ہیں اور باقی کے بعض مقدمات اگر بعض اہل سنت و جماعت  
رحم اللہ تعالیٰ کے کام میں مذکور فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ سے تکمیل ترتیب و تسبیل تخریب سے ہر مقدمہ منفردہ کو  
دلیل کامل اور ہر مذکور ضمنی کو مقصود مستقل کر دیا والحمد للہ رب العالمین (سب قرینت اللہ تعالیٰ کے لیے  
جو تمام جانوں کا پالنے والا ہے۔ ت) بالانہ صحت

لا شك ان الفضل للمتقدم

(بیشک بزرگی پہل کرنے والے کے لئے ہے۔ ت)

عہدہ بالجلہ بجز اللہ تعالیٰ ان دلائل جہانی نے کا شمس فی وسط السار واضح کر دیا کہ اس اذان کا جواز بلکہ استحباب  
یقینی بلکہ مطرعات شرع پر جو کثیرہ فرو سنت ہے شاید وہ بعض علما جنہوں نے اس کے سنت ہونے کی تصریح فرمائی  
جی کا قول امام ابن حجر مکی و علامہ خیرعلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم نے نقل کیا یہی معنی مراد لیتے ہیں کہ فرو سنت ہے  
نہ کہ فرو سنت و ہذا مناسب کہ بھی بھی ترک بھی کریں اگر اودام عوام معنی ثانی کی طرف جیتے بھیجیں واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲۸ھ  
رحمہ اللہ تعالیٰ (م)

۱۲۸ھ لکھتے ہیں کہ مشکوٰۃ المسایح الفصل الثانی من باب ثبوت عذاب القبر مطبوعہ مکتبۃ المدینہ المکرمۃ ۲۰/۱  
۱۲۸ھ لکھتے ہیں کہ مشکوٰۃ  
مکتبہ نوید رضویہ لکھنؤ ۲۱/۱

ہم پر ان کا برکات شکر واجب جنہوں نے اپنی تلاش و کوشش سے بہت کچھ متفرق کو یکجا کیا اور اس شوار  
کام کو ہم پر آسانی کر دیا جزا ہم اللہ عنا وعنہ اسلام والسنۃ خیر جولد و شکر مساعیہم الجمیلۃ  
فی حمایۃ السلۃ الخیر ، و نکایۃ الفتۃ العودا ، و هناہم بفضل رسول نفی علی حمید و طف  
یوم القضا ، و علی اللہ تعالیٰ علیہ سیدنا و مولانا محمد و آلہ و صحبہ الاطائب الکرماء  
مین

**تنبیہات جلیلہ — تنبیہ اول :** ہمارے کلام پر مطلع ہونے والا غلط رحمت الہی پر نظر  
کرے کہ اذان میں ان شاء اللہ الرحمن نسبت اور ان احیاء کے لیے کئے منافع ہیں ، سائے فائدہ میت  
کے لیے ،

(۱) بخود تعالیٰ شیطان جہنم کے شر سے پناہ ۔

(۲) بدولت تکبیر مذاہب نارسے امان ۔

(۳) ہر اہل سوالات کا یاد آجاء ۔

(۴) ذکر اذان کے باعث مذاب قر سے نجات پانا ۔

(۵) برکت ذکر مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رسول رحمت ۔

(۶) بدولت اذان و فحی و عشت ۔

(۷) لعل الہم و مسود و فرمت ۔

اور پندہ احیاء کے لیے ، سائے قر ہی سائے منافع اسے بھائی مسلمان کو پہنچانا کہ ہر نفع رسائی بعد حسنہ  
بے اور حسنہ کم سے کم دلی نیکیاں ، پھر نفع رسائی مسلم کی منفعتیں خدا ہی جانتا ہے ۔

(۸) میت کے لیے تدبیر دفع شیطان سے اتباع سنت ۔

(۹) تدبیر آسانی جواب سے اتباع سنت ۔

(۱۰) دعاء عند القبر سے اتباع سنت ۔

(۱۱) بقصد نفع میت قبر کے پاس تکبیر کی کہ اتباع سنت ۔

(۱۲) مطلق ذکر کے فوائد مذاہب سے قرآن و حدیث مالا مال ۔

(۱۳) ذکر مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سبب رحمتیں پانا ۔

(۱۴) مطلق دُعا کے حقائق ہاتھ آنا جسے حدیث میں مغز جلوت فرمایا ۔

(۱۵) مطلق اذان کے برکات ملنا جنہیں غنہائے آواز تک مغفرت اور ہر تردد و شک کی استغفار و شہادت



(۳) شمار اسلام ظاہر کرتا ہوں۔

(۴) داعی اللہ کی اجابت کرتا ہوں۔

(۵) تحیۃ المسجد پڑھنے جاتا ہوں۔

(۶) مسجد سے شمس و خاشاک وغیرہ دور کروں گا۔

(۷) اعتکاف کرنے جاتا ہوں کہ مذہب مفتی پر اعتکاف کے لیے روزہ شرط نہیں اور ایک ساعت کا بھی ہو سکتا ہے جب سے داخل ہو باہر آنے تک اعتکاف کی نیت کرے انتظار نماز و ادائے نماز کے ساتھ اعتکاف کا یہی ثواب پائے گا۔

(۸) امر الی خیر و نہی عنکر عند کل مسجد (اپنی نرست و جب مسجد میں جاؤ۔ ت) اقبال کر جانا چاہیے۔

(۹) جو وہاں علم والا ملے گا اُس سے مسائل پوچھوں گا دین کی باتیں سیکھوں گا۔

(۱۰) جہلوں کا سلسلہ بتاؤں گا دین سکھاؤں گا۔

(۱۱) جو علم میں میرے برابر ہو گا اُس سے علم کی تکرار کروں گا۔

(۱۲) علماء کی زیارت۔

(۱۳) نیک مسلمانوں کا دیدار۔

(۱۴) دوستوں سے ملاقات۔

(۱۵) مسلمانوں سے میل۔

(۱۶) جو رشتہ دار ملیں گے اُن سے بکشاہ پیشانی مل کر صلہ رحم۔

(۱۷) اہل اسلام کو سلام۔

(۱۸) مسلمانوں سے مصافحہ کروں گا۔

(۱۹) اُن کے سلام کا جواب دوں گا۔

(۲۰) نماز جماعت میں مسلمانوں کی برکتیں حاصل کروں گا۔

(۲۱ و ۲۲) مسجد میں جاتے نکلتے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام عرض کروں گا بسم اللہ الحمد للہ و السلام علی رسول اللہ۔

(۲۳ و ۲۴) دخول و خروج میں حضور و آلِ حضور و ازواجِ حضور پر درود بھیجوں گا اللہم صلی علی سیدنا

صحبت و علیٰ آل سیدنا محمد و علیٰ ازواجہٖ سیدنا محمد۔

(۲۵) بیمار کی مزاج پرسی کروں گا۔

(۲۶) اگر کوئی غمی والا ملا تعزیت کروں گا۔

(۲۷) جس مسلمان کو چھینک آئی اور اس نے الحمد للہ کہا اُسے یہ حمد اللہ کہوں گا۔

(۲۸ و ۲۹) امر بالمعروف و نہی عن المنکر کروں گا۔

(۳۰) نمازیوں کے وضو کو پانی دوں گا۔

(۳۱ و ۳۲) خود مؤذن ہے یا مسجد میں کوئی مؤذن مقرر نہیں تو نیت کرے کہ اذان و اقامت کہوں گا اب

اگر یہ کہنے نہ پایا تو دوسرے نے کہہ دی تا جم اپنی نیت پر اذان و اقامت کا ثواب پا چکا فہم و ہم اجرہ علی اللہ (اللہ تعالیٰ اے اجر عطا فرمائے گا۔ ت)

(۳۳) چراہ بھولا ہر گارا سترے بناؤں گا۔

(۳۴) اٹھنے کی دستگیری کروں گا۔

(۳۵) جنازہ ملا تو نماز پڑھوں گا۔

(۳۶) موقع پایا تو ساتھ دفنی تک پہنچاؤں گا۔

(۳۷) دو مسلمانوں میں نزاع ہوئی تو حق اوسع صلح کروں گا۔

(۳۸ و ۳۹) مسجد میں جاتے وقت پہنچے اور نکلے وقت بائیں پاؤں کی تقدیم سے اتباع سنت کروں گا۔

(۴۰) راہ میں جو کھانا ہوا کاغذ پاؤں کا اٹھا کر ادب سے رکھ دوں گا الی غیر ذلک من نیات کثیرہ تو دیکھتے

کہ جہاں ارادوں کے ساتھ گھر سے مسجد کو چلا وہ صرف عند نماز کے لیے نہیں جاتا بلکہ ان چالیس حسنات کے لیے جاتا ہے

تو گویا اُس کا یہ چلنا چالیس طرف چلنا ہے اور ہر قدم چالیس قدم پہلے اگر ہر قدم ایک نیکی حساب چالیس نیکیاں ہوگا اسی طرح

قبر پر اذان دینے والے کو چاہئے کہ ان پندرہ نیتوں کا تفصیلی قصہ کرے تاکہ ہر نیت پر عباد کا ثواب پاسے اور ان کے

ساتھ یہ بھی ارادہ ہو کہ کچھ نیت کے لیے دعا کا حکم ہے اس کی اجابت کا سبب حاصل کرتا ہوں اور نیز اُس سے پہلے

قل صلیٰ علی محمد و آلہ وسلم دعا یجا لاتا ہوں الی غیر ذلک مما یتخرجہ العارف النبیل واللہ الہامی

الی سواد السبیل (ان کے علاوہ دوسری نیتیں جن کو عارف اور عارف راستہ پر چلنے والے ہی سیدہ راہ دیکھتے و الایات)

بہت لوگ اذان تو دیتے ہیں مگر ان منافع و نیات سے غافل ہیں وہ جو کچھ نیت کرتے ہیں اُسی قدر پائیں گے

عہد یہ چالیس نیتیں ہیں جن میں چھتیس علمائے ارشاد فرمائیں اور چودہ فقیر نے بڑھائیں جن کے ہند سوں پر منوط لکھے ہیں ۱۲



فانما الاعمال بالنيات وانما لكل امرئ ما نوى (اعمال کا ثواب نیتوں سے ہی ہے اور ہر شخص کے لیے وہی کچھ ہے جس کی اس نے نیت کی۔ تہ)

**تنبیہ سوم:** اجمال منکرین یہاں اعتراض کرتے ہیں کہ اذان تو اعلام نماز کے لیے ہے یہاں کون سی نماز ہو گی جس کے لیے اذان کی جاتی ہے مگر اس کی جہالت انھیں کو زیب دیتی ہے وہ نہیں جانتے کہ اذان میں کیا کیا اغراض منافع ہیں اور شرع مطہر نے نماز کے سرائح کی موافق میں اذان مستحب فرمائی ہے از انجہ گوش معلوم میں اور دفع وحشت کو کہنا تو ہمیں گزرا اور بچنے کے کائن میں اذان دیتا سنا ہی ہو گا اللہ کے سوا اور بہت مواقع ہیں جن کا تفصیل ہم نے اپنے رسالہ نسیم النبا میں ذکر کی۔

**تنبیہ چہارم:** شرع مطہر کی اصل کٹی ہے کہ جو امر مقاصد شرع سے مطابقی ہو محمود ہے اور جو مخالف ہو مردود اور حکم مطلق اس کے تمام افراد میں جاری و ساری جب تک کسی خاص خصوصیت سے نہی شرع وارد نہ ہو تو بعد ثبوت حسن مطلق حسن مقید پر کسی دلیل کی حاجت نہیں بلکہ حسن مطلق ہے اس پر دلیل قاطع اور لقا عدہ مناظرہ اثبات حاجت و ذرائع، معصہ اصل اسطی میں اباست و قائل جواز متکسب باصل ہے کہ اصطلاح دلیل کی حاجت نہیں رکھتا اجازت خصوصیت کو اجازت خاصہ وارد ہونے پر موقوف جاننا اور منع خصوصیت کے لیے منع خاص وارد ہونے کی ضرورت نہ ماننا صرف حکم و زہد دہی ہی نہیں بلکہ دائرہ عقل و عقل سے غرض اور مطہر سفر و جبل میں کل دلوچ ہے علامہ سنت شکر اللہ تعالیٰ ساجیم الجلیل ان سب با صحت کو اعلیٰ درجہ پر رکھے۔ ان تمام اصول جلیلہ رفیعہ دیگر قواعد ہدیہ کی تنقیح بالغ و تحقیق باز حضرت خاتم المصطفین امام المدقین حجۃ اللہ فی الارضین معجزۃ

عہ بعض اہل جاہل گوش مولود کی اذان سے یہ جواب دیتے ہیں کہ اس اذان کی نماز تو بعد موت مولود ہوتی ہے یعنی نماز جنازہ، یہ اذان جو قبر پر کہے اس کی نماز کہاں ہے؟ اذان گوش مولود کو نماز جنازہ کی اذان بتانا جیسی جہالت فاسدہ ہے خود ظاہر ہے مگر ان کا جواب ترکیب یہ ہے کہ نماز جنازہ جس طرح صرف قیام سے ہوتی ہے جو ادنیٰ افعال نماز ہے ایک نماز روز عشر صرف بعد سے ہو گی جو اعلیٰ افعال نماز ہے جس دن کشف ساق ہو گا اور مسلمان سجد سے میں گرینگے منافق سجدہ ذکر سکین گے جن کا بیان قرآن عظیم سورۃ ق شریف میں ہے قبر کی اذان اس نماز کی اذان ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ ص ۱۷۔ (م)

میں معجزات سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہم علی اکبر واصحابہ اجمعین سیدہ اعلیٰ سدا کلمات الفاضل سراج الامثل  
 حضرت والد ماجد قدس اللہ سرور زقاربہ نے کتاب مستطاب اصول الرشاد فقہم جہا فی القضاہ و کتاب الاحباب  
 اذ اقلہ الاثامہ لمانع عمل المولد والقیامہ وغیرہ میں افادہ فرمائی اور فقیر نے بھی بقدر حاجت اپنے رسالہ  
 اقامۃ القیامۃ علی طائفتہ عن القیامہ للنبی تہامہ و رسالہ منیر العین فی حکم تعقیب الایہامیہ و  
 رسالہ نسیم الصبا فی ان الاذان یحول النوبۃ وغیرہ تصانیف میں ذکر کی یہاں ان مباحث کے اراد سے تطویل  
 کی ضرورت نہیں، حضرت مخاضین با آئنگہ ہزار بار کلمہ تک پہنچ چکے، اگر پھر مہمت فرمائیں گے ان شاء اللہ العزیز وہ  
 جواب با صواب پائیں گے جس کے افواہ بارہ و لمعات قاری کے حضور ہاتھ کی آنکھیں چمکیں اور اس کی سہانی  
 روشنیوں و دلکش تجلیوں سے حق و صواب کے نورانی چہرے دکھیں، یا اللہ التوفیق و ہر المصنوع - والحمد للہ رب  
 العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین محمد و آلہ وصحبہ اجمعین امین امین برحمتہ  
 یا ارحم الراحمین الحمد للہ کہ یہ رسالہ آخر محرم ۱۳۰۶ھ سے دو جلسوں میں تمام ہوا واللہ سبحانہ و  
 تعالیٰ اعلم علیہ جبل مجدہ اتم واحکم۔

کتبہ

محمد المذنب احمد رضا البریلوی حنفی عہدہ مجتہد المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

قتت بالحدید

محمدی سنی حنفی قادری  
 عبد المصطفیٰ احمد رضا خان